اللہ

کے فرمانبردار بندے

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرۡضٰی

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ جل شانہٗ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اور پوری کائنات پر اُس اکیلے کا قبضہ ہے۔ ہماری کامیابی اور ناکامی صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو کیوں نہ اُس پاک ربّ کے فرمانبردار بن کر زندگی گزاری جائے۔ زیرِنظر کتاب **''اللہ کے فرمانبردار بندے''** میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اُس ربّ کا فرمانبردار کون ہے اور فرمانبرداری پر اللہ پاک کیا انعامات عطا فرمائے گا؟ اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سچی محبت کے ساتھ فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ جل جلالہ کا فرمانبردار بندہ کون ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ایمان والا (مؤمن) ہے۔ ایمان کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے، یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ ''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔ سات چیزوں پر ایمان لانا ''شرائطِ ایمان'' کہلاتا ہے، اُس کو ایمان مفصل بھی جاتا ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

ایمان مجمل ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ ۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ ۢ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے، زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے،

جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں،

اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں،

اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں،

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو اُن کی مِلک ہوتی ہیں کہ انہیں ملامت نہیں، اور جو اِن کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں،

اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں،

اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں،

یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے (اور) اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(سورہ المؤمنون: ۱ تا ۱۱)

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

اور رحمٰن (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کے (خاص) بندے وہ ہیں

جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں

اور جب جہلاء اُن سے (جہالت کی بات کرتے ہیں)

تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں

اور جو راتوں کو اپنے ربّ کے آگے سجدہ اور قیام

(یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں

اور جو دُعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب

کو دُور رکھیے کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے،

بے شک وہ جہنم بُرا ٹھکانا اور بُرا مقام ہے۔

وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں

اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے

اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے

اور جس شخص (کے قتل کرنے) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے،

اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر

اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو سزا سے اُس کو

سابقہ پڑے گا کہ قیامت کے روز اس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا

اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل (وخوار) ہو کر رہے گا

مگر جو (شرک ومعاصی سے) توبہ کرلے اور ایمان (بھی) لے آئے

اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ

نیکیاں عنایت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ غفورٌ رحیم ہے

اور جو شخص (معصیت سے) توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے

تو وہ (بھی عذاب سے بچا رہے گا کیونکہ وہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے

اور وہ بے ہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر (اتفاقاً)

بے ہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں

اور وہ ایسے ہیں کہ جس وقت اُن کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے ذریعے سے نصیحت

کی جاتی ہے تو ان (احکام) پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے

اور وہ ایسے ہیں کہ دُعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار!

ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک

(یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنا دے۔

ایسے لوگوں کو (بہشت میں رہنے کو) بالا خانے ملیں گے بوجہ اُن کے

(دین وطاعت پر) ثابت قدم رہنے کے اور اُن کو اس (بہشت) میں

(فرشتوں کی جانب سے) بقاء کی دُعا اور سلام ملے گا

(اور) اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے،

وہ کیسا اچھا ٹھکانہ اور مقام ہے۔
آپ ﷺ (عام طور پر لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میرا ربّ تمہاری ذرا بھی پروا
نہ کرے گا اگر تم عبادت نہ کرو گے، سو تم تو (احکامِ الٰہیہ کو)
جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب یہ (جھوٹا سمجھنا)
تمہارے لئے وبال (جان) ہوگا۔
(سورۃ الفرقان: ۶۳ تا ۷۷)

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(سورۃ الانفال: ۲ تا ۴)

ترجمہ: مؤمن وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو ان کے دل کانپ اُٹھیں اور جب ان کے سامنے اُس کی آیتیں پڑھی جائیں تو اُن کے ایمان کو بڑھا دیں اور وہ اپنے ربّ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں، جو پابندی کے ساتھ

نمازیں ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں، سچے مؤمن یہی ہیں، ان کے ربّ کے پاس انہی کے لئے مرتبے بخشش اور عزت والی روزی ہے۔

اللہ جل جلالہ کے فرمانبردار کی موت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ ملک الموت سے فرماتے ہیں کہ میرے فلاں ولی (جس نے دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑا اور ''من چاہی'' زندگی چھوڑ کر ''ربّ چاہی'' زندگی اپنائی) کے پاس جاؤ اور اُس کی رُوح لے آؤ، میں نے اُس کا خوشی میں اور غم میں، دونوں میں امتحان لے لیا، وہ ایسا ہی نکلا جیسا کہ میں چاہتا تھا۔ اِس کو لے آؤ تا کہ دُنیا میں مشقتوں سے اُس کو راحت مل جائے۔ چنانچہ ملک الموت علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُس کے پاس آتے ہیں، اُن سب کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں، اُن کے ہاتھوں میں ریحان کے گلدستے ہوتے ہیں، جن میں ہر ایک میں بیس رنگ ہوتے ہیں اور ہر رنگ میں نئی خوشبو ہوتی ہے اور ایک سفید ریشمی رومال میں مہکتا ہوا مُشک ہوتا ہے۔ ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کے عضو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہیں اور یہ مُشک والا رومال اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے ہیں اور جنت کا دروازہ اس کی نگاہ کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ اس کے دل کو جنت کی

نئی نئی چیزوں سے بہلایا جاتا ہے، جیسا کہ بچے کے رونے کے وقت اس کے گھر والے مختلف چیزوں سے اس کا دل بہلاتے ہیں، کبھی اُس کی حوریں سامنے کر دی جاتی ہیں، کبھی وہاں کے پھل، کبھی عمدہ عمدہ لباس، غرضیکہ مختلف چیزیں اس کے سامنے کی جاتی ہیں۔ اس کی حوریں (بیویاں) خوشی میں کودنے لگتی ہیں۔ ان سب منظروں کو دیکھ کر اس کی روح بدن میں پھڑکنے لگتی ہے (جیسا کہ پنجرہ میں جانور نکلنے کو پھڑکتا ہے) اور ملک الموت اس سے کہتا ہے:

"اے مبارک روح چل ایسی بیریوں کی طرف جس میں کانٹا نہیں ہے اور ایسے کیلوں کی طرف جو تو بتو لگے ہوئے ہیں اور ایسے سایہ کی طرف جو نہایت گہرا وسیع ہے اور پانی بہہ رہے ہیں" (یہ چند منظروں کی طرف اشارہ ہے جو قرآن پاک میں سورہ الواقعہ کی آیات مبارکہ میں ذکر کئے گئے ہیں):

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ٥ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ٥
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ٥

(سورہ الواقعہ: ۲۸ تا ۳۰)

اور ملک الموت ایسی نرمی سے بات کرتا ہے، جیسا ماں اپنے بچے سے کرتی ہے، اس وجہ سے کہ اس کو یہ بات معلوم ہے کہ یہ رُوح اللہ جل شانہٗ کے یہاں مقرب ہے (اور اس نے دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا ربّ مان کر زندگی گزاری ہے)۔ وہ اس روح کے ساتھ لُطف سے پیش آتا ہے تا کہ اللہ جل جلالہٗ اِس

فرشتے سے خوش ہوں۔ وہ روح بدن سے اس طرح سہولت سے نکلتی ہے، جیسا کہ آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ جب روح نکلتی ہے تو سب فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتے ہیں، جس کو قرآن پاک اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ (نحل: ۳۲) میں ذکر فرمایا ہے اور اگر وہ مقرب بندوں میں ہوتا ہے تو سورہ الواقعہ میں اس کے متعلق ارشاد ہے:

فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ

(سورہ الواقعہ: ۸۹)

پس جس وقت روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو وہ بدن سے کہتی ہے کہ اللہ جل شانہٗ تجھ کو جزائے خیر دے تو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت میں جلدی کرنے والا تھا، اُس کی نافرمانی میں سستی کرنے والا تھا، تجھے آج کا دن مبارک ہو، تو نے خود بھی عذاب سے نجات پائی اور مجھے بھی نجات دی .....اور یہی مضمون بدن رخصت کے وقت روح سے کہتا ہے۔ اس کی جدائی پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر وہ اکثر عبادت کیا کرتا تھا، آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال اوپر جایا کرتے تھے اور جن سے اس کا رزق اُترا کرتا تھا۔ اس کے بعد پانچ سو فرشتے میّت کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور جب نہلانے والے اس کو کروٹ دیتے ہیں تو وہ فرشتے فوراً اس کو کروٹ دینے لگتے ہیں اور جب وہ کفن پہناتے ہیں تو اُس سے پہلے وہ فوراً اپنا لایا ہوا کفن پہنا

دیتے ہیں۔ جب وہ خوشبو ملتے ہیں تو وہ فرشتے اس سے پہلے اپنی لائی ہوئی خوشبو مل دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اس کے دروازہ سے قبر تک دونوں جانب قطار لگا کر کھڑے ہو جاتے اور اس کے جنازہ کی دُعا اور استغفار کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

یہ سارے منظر شیطان دیکھ کر اس قدر زور سے روتا ہے کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹنے لگتی ہیں اور اپنے لشکروں سے کہتا ہے کہ تمہارا ناس ہو جائے، یہ تم سے کیسے چھوٹ گیا؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ معصوم تھا۔ اس کے بعد جب حضرت ملک الموت اُس کی روح کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار (70000) فرشتوں کے ساتھ اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ فرشتے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بشارتیں دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب ملک الموت اس کو عرش تک لے جاتے ہیں تو وہاں پہنچ کر وہ روح سجدہ میں گر جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے:

''میرے بندے کی روح کو فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ میں پہنچا دو''۔

جب اس کی نعش قبر میں رکھی جاتی ہے تو اُس کی نماز اُس کے دائیں طرف آ کر کھڑی ہو جاتی ہے، روزہ بائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سر کی طرف کھڑا ہو جاتا ہے اور جماعت کی نماز کو جو قدم چلے ہیں وہ پاؤں کی طرف کھڑے ہو جاتے ہیں اور (مصائب پر اور

گناہوں پر) صبر، قبر کے ایک جانب کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد عذاب اس قبر میں اپنی گردن نکالتا ہے اور مردہ تک پہنچنا چاہتا ہے، لیکن وہ اگر دائیں جانب سے آتا ہے تو نماز اُس کو کہتی ہے کہ پرے ہٹ، یہ شخص اللہ کی قسم! دُنیا میں ہمیشہ مشقت اُٹھاتا رہا، ابھی ذرا راحت سے سویا ہے، پھر وہ بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ اسی طرح اس کو ہٹا دیتا ہے، پھر وہ سر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت اور ذکر اس کو روک دیتے ہیں کہ ادھر کو تیرا راستہ نہیں ہے۔ غرض وہ جس جانب سے جانا چاہتا ہے، اس کو راستہ نہیں ملتا۔ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ولی کو ہر جانب سے عبادتوں نے گھیر رکھا ہے۔ وہ عذاب عاجز ہو کر واپس چلا جاتا ہے۔

اس کے بعد صبر جو ایک کونہ میں کھڑا تھا، ان عبادتوں سے کہتا ہے کہ میں اس انتظار میں تھا کہ اگر کسی جانب (عبادت کی کسی قسم کی کمزوری سے) کچھ ضعف ہو تو میں اس جانب مزاحمت کروں گا، مگر الحمد للہ! تم نے مل کر اس کو دفع کر دیا، اب میں (اعمال کے تلنے کی) ترازو کے وقت اس کے کام آؤں گا۔

اس کے بعد دو فرشتے اُس مردہ کے پاس آتے ہیں، جن کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور آواز بادلوں کی زوردار گرج کی طرح ہوتی ہے۔ ان کے دانتوں کی کچلیاں گائے کے سینگوں کی طرح ہوتی ہیں، اُن کے منہ سے سانس کے ساتھ آگ کی لپٹیں نکلتی ہیں، بال اتنے بڑے کہ پاؤں تک لٹکتے ہوئے، اُن کے ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک اتنا فاصلہ کہ کئی دن میں چل کر

پورا ہو، مہربانی اور نرمی گویا اس کے پاس کو بھی نہیں گزری (البتہ سختی کا معاملہ مؤمنین کے ساتھ نہیں کرتے، لیکن ہیبت ہی کیا کم ہے؟)

اِن کو مُنکر نکیر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک اتنا بھاری ہتھوڑا ہوتا ہے کہ اگر ساری دُنیا کے انسان اور جنات مل کر اُٹھائیں تو اُن سے اُٹھ نہ سکے۔ وہ آکر مردے سے کہتے ہیں، بیٹھ جا۔ مردہ ایک دم بیٹھ جاتا ہے اور کفن اس کے سر سے نیچے سرین تک آجاتا ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں (جن میں سے پہلا سوال اللہ جل شانہٗ کے بارے میں پوچھا جائے گا):

مَنْ رَبُّکَ

تیرا ربّ کون ہے؟

مَا دِیْنُکَ

تیرا مذہب کیا ہے؟

مَنْ نَبِیُّکَ

تیرا نبی کون ہے؟

مردہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ جل شانہٗ ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے (وہ تن تنہا مالک ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں) میرا دین اسلام ہے، میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ وہ دونوں (منکر نکیر) کہتے ہیں تو نے صحیح کہا ہے۔ اس کے بعد وہ قبر کی دیواروں کو سب طرف سے ہٹا دیتے ہیں،

جس سے وہ اوپر سے اور چاروں جانب دائیں بائیں سر ہانے پائنتی سے بہت زیادہ وسیع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اوپر سر اُٹھاؤ۔ مردہ جب سر اُٹھاتا ہے تو اس کو ایک دروازہ نظر آتا ہے جس میں سے جنت نظر آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی! وہ جگہ تمہارے رہنے کی ہے، اس وجہ سے کہ تم نے اللہ جل شانہٗ کی اطاعت کی۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں!

"قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اِس کو اُس وقت ایسی خوشی ہوتی ہے جو کبھی نہ لوٹے گی"۔

اس کے بعد وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھو، وہ دیکھتا ہے تو جہنم کا ایک دروازہ نظر آتا ہے (جس سے اس کی حالت نظر آتی ہے) وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی! تو نے اس دروازہ سے نجات پالی، اس وقت بھی مردے کو اس قدر خوشی ہوتی ہے جو کبھی نہ لوٹے گی۔ اس کے بعد اس قبر میں ستتر (77) دروازے جنت کی طرف کھل جاتے ہیں، جن سے وہاں کی ٹھنڈی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں اور قیامت تک یہی منظر رہے گا۔

(بحوالہ: فضائل صدقات، حصہ دوم)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو (اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں کا) مطیع بنائے اور مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کرے اور عاجز (بے وقوف) ہے وہ شخص جو نفس کی خواہشوں کا اتباع کرے

اور اللہ تعالیٰ سے اُمیدیں باندھے۔

(مشکوٰۃ شریف)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ربّ کو منانے کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور توبہ کریں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کو راضی کرنے کا اور اُس کے خزانوں سے دُنیا و آخرت میں نفع اُٹھانے کا جو واحد راستہ ہے، وہ حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرما دیا جو آپ ﷺ کی اتباع کرے گا، میں (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) اُس کو محبوب بنالوں گا اور اُس کے گناہوں کو معاف کروں گا۔ لہٰذا ہم دُنیا میں محمدی ﷺ بن کر زندگی گزاریں اور ہر آن، ہر گھڑی اپنے نبی ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان) کی اتباع کریں اور سارے عالم کے انسانوں تک آپ ﷺ والے کلمے کو پہنچائیں۔

اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے، اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

❁❁❁

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ